مسلمانانِ کشمیر کے نام پیغام

Message to the Muslims of Kashmir

امیر غازی خالد ابراہیم حفظہ اللہ

Ameer Ghazi Khalid Ibrahim
(May Allah protect him)



بسم الله الرحمان الرحيم

الحمد لله و كفى و الصلاة و السلام على رسول الله، اما بعد

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

یہ خط ان تمام محب اسلام بھائیوں اور بہنوں کے نام ہے جو عاجز دل ہو کر فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ خط ان ساتھیوں کے نام ہے جن کے کانوں نے ان عظیم شہدا کی میٹھی آواز سنی تھی اور جو آواز ابھی بھی دلوں میں گونج رہی ہے۔

یہ خط برصغیر کے ہر ایک اہل ایمان کے نام ہے جن کی دعا ہے کہ یا اللہ ہمیں ظالمانہ اور کفریہ نظاموں سے آزاد کر کے اسلام کی بہار دکھا۔

یہ خط ان عظیم شہدا کے اہل خانہ اور والدین کے نام ہے جنہوں نے ان کی پرورش اس انداز سے کی کہ انہوں نے ہر مشکل میں رب العالمین کا شکر و حمد کیا۔ یہ خط ان عظیم ماؤں کے نام ہے جنہوں نے ان عظیم مجاہدین کو چلنا سکھایا اور دشمنِ دین کے لشکروں کے سامنے حق پرستی سکھائی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہے:

مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا۔ الاحزاب: ۲۳

مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

حافظ مزمل منظور تانترے (حافظ مصطفیٰ عبدالکریم بھائی)، امتیاز احمد شاہ (ہارون بھائی)، عادل احمد لون (عکرمہ شوپانی بھائی)، باسط اسماعیل بخشی (اسامہ بھائی)، زاہد احمد کوکا (محسن خطاب بھائی)، یونس احمد کھانڈے (خبیب صبغت اللہ بھائی)، اور کاشف بشیر میر (عیسیٰ بھائی) نے الحمداللہ اپنا عہد پورا کیا اور دو مختلف معرکوں میں شہادت حاصل کرلی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

میں آپ سب کو ان عظیم مجاہدین کی شہادت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے جہادی سفر کی ہر رات اور ہر دن اور ہر صبح اور ہر شام خالص اللہ کے راستہ میں گزاری۔ ان کی شہادتوں نے دلوں کو غمزدہ کر دیا اور ان کی شہادتوں نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ انہوں نے اللہ سے کیا اپنا وعدہ شان سے نبھایا۔

اور میں تمام غمزدہ دلوں کو اس ایک آیت مبارکہ کی طرف توجہ کرانا چاہتا ہوں جس میں اللہ تعالی فرماتے ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ۔ آپ اللہ ہی پر توکل رکھیں، وہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔

عجیب شخصیات تھی اور دین کی خاطر انکی محبت بے مثال تھی۔ یہ ساتھی صرف گفتار کے غازی ہی نہیں بلکہ کردار کے غازی بھی تھے۔

حافظ مصطفیٰ عبدالکریم تقبل اللہ کا جہادی سفر چار سال طویل تھا اور انکی تربیت ذاکر موسیٰ رحمہ اللہ کی نگرانی میں شروع ہوئی تھی اور ایک سال تک یہ ریحان خان شہید اور عمر منصور بھائی کی تربیت میں رہے جسکے بعد انکا محاذ کے لئے انتخاب ہوا۔ مصطفیٰ بھائی ایک داعی مجاھد تھے اور محاذ پر آنے کے بعد انہوں نے کئی ساتھیوں کی تربیت کی اور دعوت کے محاذ پر اس جہاد کی بے مثال خدمات انجام دیتے رہے۔

حافظ مصطفیٰ عبدالکریم بھائی کی محنت کی ایک جھلک آپ سب نے تب بھی دیکھی جب آصف گنائی عرف مستقیم بھائی نے محاصرہ کے دوران اپنے آخری لمحات میں شریعت یا شہادت پر لبیک کہا۔ میں مستقیم بھائی کے اہل خانہ کو بھی انکی شہادت پر مبارک پیش کرتا ہوں اور انکے اہل خانہ کو یہ بھی بتانا

چاہتاہوں کہ حافظ شہید اور میں نے مستقیم بھائی کے لئے کچھ عرصہ قبل یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالی انہیں وہی راستہ اختیار کرائے جو صراط المستقیم ہو۔

یہ حافظ مصطفی عبدالکریم بھائی کی محنت ہی تھی کہ پچھلے مہینہ منیحال شوپیاں میں شہید ہونے والے رییس احمد بٹ اور عامر شفی میر اور راقب احمد مالک اور آفتاب احمد وانی نے شہادت سے ایک دن قبل شریعت یا شہادت پر لبیک کہا تھا۔

ہارون تقبل اللہ اور محسن خطاب تقبل اللہ کی تربیت ابوحماس رحمہ اللہ اور شاکر بھائی شہید نے کی جسکے بعد محاذ کے لئے پہلے ہارون بھائی کا انتخاب ہوااور پچھلے ایک سال سے ہارون بھائی انصار غزوۃ الھند کے ترال کے زمیدار تھے۔ محسن خطاب بھائی کا محاذ پر آنے کا انتخاب پچھلے سال ہوا۔

عکرمہ بھائی نے محاذ میں شمولیت پہلے ایک ایجنسی نواز تنظیم سے شروع کی لیکن کچھ دن کے بعد ہی انہوں نے لقمان بھائی رحمہ اللہ کے ہمراہ شریعت یا شہادت پر لبیک کہااور آخری سانس تک اس عہد کے ساتھ وفا کی۔

اسامہ بھائی تقبل اللہ کی تربیت حافظ مصطفی اور عمر منصور بھائی نے ایک سال تک کی جس کے مکمل ہونے کے بعد انکا انتخاب ہوااور وہ محاذ پر ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوگئے۔

خبیب بھائی تقبل اللہ کی تربیت بھی ایک سال تک چلی اور ہارون بھائی اس عمل کے زمیدار تھے اور تربیت کے اختتام کے بعد خبیب بھائی کا انتخاب محاذ پر آنے کے لئے پچھلے سال ہوا۔

عیسیٰ بھائی تقبل اللہ کی تربیت پہلے ابو بکر شوپانی رحمہ اللہ اور پھر ہارون بھائی نے کی اور تربیت کے مکمل ہونے کے بعد بیت الشہدا کے اس فرزند کا محاذ پر آنے کا انتخاب قریب تین ہفتہ قبل ہوا۔

اللہ تعالی سے یہ دعا ہے کہ ان شہدا کو اپنا بنالے اور انہیں جنتوں میں آرام گاہ نصیب کرے۔اس دنیا کے خالق سے یہی دعا ہے کہ ان شہدا کے جسموں کو نور سے بھر دے اور انکی تمام عبادات جو ان ساتھیوں نے بیابانوں اور آبادیوں میں کی، ان عبادات کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان شہدا کے وارثین کو بھی انہی ساتھیوں جیسا ایمان اور صبر عطا کرے۔ آمین۔

عزیز و محترم ساتھیوں !

ان شہدا کی جہادی زندگی پر اگر میں تفصیل سے لکھنے بیٹھوں تو یہ بہار بھی خزاں میں تبدیل ہو جائے گی لیکن ان شہیدوں کی عظیمت کی داستانیں ختم نہیں ہو نگی۔ ان عظیم ساتھیوں نے جو محنت جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر کی شاید ہی اس کی کوئی زندہ مثال ہمارے خطہ میں ہو گی۔ انہوں نے جہاد کو مظبوط کرنے کی خاطر تب بھی محنت جاری رکھی جب یہ ایسے کوہساروں کے مکین تھے جہاں میں نے شاہینوں کو بھی پرواز کرتے نہیں دیکھا ہے۔

ان اللہ کے شیروں نے ایسی برفانی راتوں میں بھی جہاد کو مظبوط کیا جب انکی غاروں میں پانی بھی جم گیا ہوتا تھا اور اس میں بھی یہ ہر لمحہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے رہے۔

جو زندگی ان شہدا نے اللہ کے راستہ میں گزاری اس زندگی پر رشک آتا ہے۔ایسی زندگی ہر اللہ والے کا خواب ہے۔ایسی زندگی جس میں قدم قدم پر اللہ تعالی نے ایسی نصرتوں سے نوازا کہ ذہن حیران ہو جاتا تھا۔

ان ساتھیوں نے اللہ تعالی کے راستہ میں ایک ایک دن میں کئی کئی میلوں کا سفر طے کیا۔اندھیری راتوں میں جب طوفانی بارشیں ہوتی تھی اور سامنے ایسے کوہسار ہوتے تھے کہ جنہیں دن کے اجالے میں پار کرنا ناممکن ہوتا تھا تو ساتھیوں کو کئی بار محسوس ہوا کہ انکی مدد کے لئے فرشتہ آجاتے تھے اور وہ کوہسار کچھ پلوں میں پار ہو جاتے تھے۔

ان ساتھیوں نے اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی نصرتوں کو دیکھا۔ایسے بے شمار واقعات ہوئے جو عقل کی دنیا کے دائرہ سے پرے تھے۔اللہ اکبر!

عزیز ساتھیوں! یہ ان شہدا کی ہی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج کے وقت میں جہاد فی سبیل اللہ کا یہ شجر پورے کشمیر کو اپنے سایہ میں رکھے ہوئے ہے۔یہ انہیں شہدا کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج شریعت یا

شہادت کی اذان ہر بستی تک پہنچ گئی ہے۔ان کی بے تھکن کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج انصار غزوۃ الھند کی دعوت ہر دل میں بس چکی ہے۔الحمد اللہ۔

میں خالد ابراھیم گواہی دیتاہوں کہ جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر ان شہدا نے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ استعمال کیااور میں گواہی دیتاہوں کہ یہ سچے لوگ تھے اور میں یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ جب ان اللہ کے شیروں کا محاصرہ ہوا تو انہوں نے پہلا لفظ الحمد اللہ کہااور کافروں پر آگ برسانے لگے۔

ان شہدا کے اہل خانہ سے میں یہ ضرور کہنا چاہونگا کہ ان کو آپ کی بہت فکر ہوتی تھی اور آپ کی یاد انکے دلوں میں ہوتی تھی۔ حفاظتی اقدام کی وجہ سے میں ان ساتھیوں کو آپ سے رابطہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکا جس کے لئے میں آپ سب سے معذرت خواہوں۔ہارون بھائی اکثر اپنے والدین اور بھائی کا ذکر کرتے تھے اور انکی بہن کی صحت یابی کے لئے دعا کرنے کو کہتے تھے۔مشکل ترین حالات میں بھی ہارون بھائی کی خوش مزاجی اور انکا مسکرا کر بات کرنا اس قدر دل کو سکون دیتا تھا کہ مشکل اوقات بھی آسان محسوس ہوتے تھے۔

عکرمہ شوپانی بھائی اپنی بیمار والدہ سے کبھی بات نہیں کر سکے۔میں انکی والدہ سے بھی معذرت چاہتا ہوں کہ ایسی اجازت دینا مناسب نہیں تھا۔لیکن میں آپ کو یہ ضرور کہنا چاہتاہوں کہ آپ کا بیٹا عادل جسے ہم عکرمہ کہتے تھے آپ سے بے حد محبت کرتا تھا۔اکثر مجھ سے کہتا تھا کہ اگر میں اپنی ماں

سے بات کرونگا تو انکی طبیعت بہتر ہو گی۔ عکرمہ بھائی کی والدہ محترمہ سے میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا عادل عظیم تھا اور وہ آپ کا وفادار تھا۔

میں شوپیاں کے اہل ایمان سے اس موقع پر یہ گزارش بھی کرنا چاہونگا کہ مسجد عثمان غنی (رض) پر لگے کافروں کی گولیوں کے زخم ویسے ہی رکھیں اور کھڑکیوں کے علاوہ اس مسجد پاک کی کوئی مرمت نہ کریں۔ یہ مسجد پاک ان شہدا کے آخری معرکہ کی گواہ ہے اور یہ مسجد اس بات کی بھی گواہ ہے کہ وہاں پر اللہ کے شیروں نے شریعت یا شہادت کے وعدہ سے کیسے وفا نبھائی۔

اس مسجد کے باہری اور اندرون میں جو نشان ہے وہ ہر دور کے راہ گیروں کے لئے سنگِ میل ہے۔ اس لیے میری یہ درخواست ہے کہ اس مسجد کو آباد رکھیں لیکن اس کی گواہی کو بھی آباد رکھیں۔
عزیز اہل ایمان! انصار غزوۃ الھند محض ایک تنظیم کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عہد ہے۔ ماضی گواہ ہے کہ شریعت یا شہادت پر لبیک کہنے والوں کی شہادتوں سے یہ عہد کبھی کمزور نہیں ہوا ہے بلکہ شہادتیں تو اس عہد کا حصہ ہیں اور اس عہد کو مظبوط کرتی ہے۔ شہیدوں کا خون ہم پر قرض ہے۔ یہ کارواں نہ ابو دوجانہ رحمہ اللہ کی شہادت سے ختم ہوا اور نہ یہ ریحان خان رحمہ اللہ کی شہادت سے ختم ہوا اور نہ ذاکر موسیٰ رحمہ اللہ کی شہادت سے ختم ہوا اور نہ مجھ فقیر کی شہادت سے ختم ہوگا۔ اس لئے ساتھیوں کمر بستہ رہو اور اپنی زمیداریوں اور کام کو جاری رکھو۔

میں ان عاجز دلوں سے بھی مخاطب ہونا چاہتا ہوں جو اس بات سے پریشان ہے کہ ایک ہی دن میں سات ساتھی کیوں کر شہید ہو گئے۔ اس بات کا تفصیلی جواب دینا میری لئے مناسب تو نہیں ہے البتہ اتنا کہوں گا کہ اللہ تعالی کی مرضی شاید یہی تھی کہ آبادیاں انکی شہادت اور جرت کی گواہ رہیں۔ ورنہ یہ ساتھی جن ویران بیابانوں کو اپنا مسکن بنا چکے تھے وہاں پر عام انسان کا رہنا ناممکن ہے۔ کچھ غیر معمولی وجوہات کی بنا پر ان ساتھیوں کو آبادیوں کی طرف آنا پڑھا۔ اللہ تعالیٰ بہترین چال چلتا ہے اور ان شاء اللہ ان ساتھیوں کی شہادتوں میں بھی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے خیر ہو گی۔

آخر میں اللہ تعالی سے یہی دعا ہے کہ ان شہیدوں کی تمام عبادات کو قبول فرمائے اور ان شہیدوں کے زخموں کو نور سے بھر دے اور ہمیں اپنے عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا بنا لیں اور ہمارے ہو جائیں - آمین

و آخرو دعوانا أن الحمد الله رب العالمين

آپ سب کی دعا کا طلبگار

خادم اسلام

خالد ابراھیم

اپریل ۲۰۲۱ ، شعبان ۱۴۴۲